فہمِ حدیث

کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

○

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مقام (قدرومنزلت) کیا ہے' وہ یہ دیکھے کہ اللہ کا مقام اس کے نزدیک کیا ہے۔ (حاکم و صححہ، تخریج الاحیاء)

یہ ترازو دل میں' آنکھوں کے سامنے' آویزاں کر لیجیے۔ دیکھتے جایئے! آپ کے دل میں اللہ کا کیا مقام ہے' آپ کے وقت میں اس کا کیا حصہ ہے' آپ کے مال میں اس کے لیے کتنا ہے' آپ کی توجہ اور یاد کس قدر اس کے لیے ہے؟ آپ کو معلوم ہوتا جائے گا کہ آپ کا مقام اس کے ہاں کیا ہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کتنے ہی روزہ دار ہیں جن کو اپنے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ اور کتنے ہی راتوں کے نماز پڑھنے والے ہیں جن کو اپنی نمازوں سے رتجگے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا (الدارمی)۔

عبادت کا ظاہر بہت ضروری ہے۔ اللہ کی خاطر بھوکا پیاسا رہنا' اس کو مطلوب ہے۔ لیکن عبادت کی ظاہری شکل کے ساتھ اس کی روح اور مقصد کی جستجو بھی مطلوب ہے' وہی اللہ کے ہاں مقبولیت عطا کرتی ہے۔ زبان کے روزہ' نگاہ کے روزہ' کان کے روزہ کی فکر کرنا بھی ضروری ہے۔

○

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی آکر آپؐ کے سامنے بیٹھ گئے' اور عرض کیا: میرے چند غلام ہیں' جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں' میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں' اور میری

نافرمانی کرتے ہیں۔ میں بھی انھیں مار لیتا ہوں اور بُرا بھلا کہتا ہوں۔ ان کے اور میرے اس معاملہ کا کیا بنے گا؟

رسولؐ اللہ نے ان سے کہا: اتنی سزا دو جتنی وہ تمھارے ساتھ خیانت کریں' تمھاری نافرمانی کریں' اور تم سے جھوٹ بولیں۔ اگر تمھاری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو' تمھارا حق باقی رہے گا۔ لیکن اگر تمھاری سزا ان کی زیادتیوں سے بڑھ گئی' تو تم سے ان کے ساتھ اس زیادتی کا قصاص لیا جائے گا'جو تم نے کی ہوگی۔

وہ صاحب یہ سنتے ہی رسولؐ اللہ کے سامنے ہی رونے اور چیخنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو کیا ہو گیا؟ یہ اللہ کی کتاب نہیں پڑھتے! --- "قیامت کے روز ہم ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو رکھ دیں گے' پھر کسی شخص پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ جس کا رائی کے دانے کے برابر بھی کیا دھرا ہو گا وہ ہم سامنے لے آئیں گے اور حساب لگانے کے لیے ہم کافی ہیں" (الانبیا ۲۱: ۴۷)۔

ان صاحب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ' پھر تو میں اس سے بہتر کوئی صورت نہیں دیکھتا کہ اپنے غلاموں سے جدا ہو جاؤں۔ آپؐ گواہ رہیے' یہ سب آزاد ہیں (الفتح الربانی الترتیب مسند احمد)۔

انسانوں کے حقوق کا معاملہ بہت نازک ہے۔ ہر انسان کی جان' مال اور عزت' آپ پر حرام ہے۔ جو معاملہ کریں' جو لفظ بولیں' بڑی احتیاط سے۔ محفوظ راستہ ہے خاموشی' اور کوئی ایذا نہ پہنچانا۔

○

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ آپؐ یکایک ہنس پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے سامنے کے دانت نظر آنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے آپؐ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ' آپؐ پر میرے ماں باپ قربان' آپؐ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میری اُمّت کے دو آدمی ربّ العزت کے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا: میرے ربّ' میرے بھائی سے میرا حق دلوایئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو! اس کے پاس تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی۔

وہ شخص بولا: میرے ربّ' اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہی' تو وہ میرے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔

(یہ کہتے ہوئے) رسول اللہؐ رونے لگے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ اور فرمایا: وہ دن بڑا ہی سخت ہو گا! لوگ اس کے بھی محتاج ہوں گے کہ کسی طرح ان کے گناہ ہی ہٹا لیے جائیں۔ پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مانگنے والے سے کہا: ذرا اپنی نگاہ اوپر اٹھاؤ' اور دیکھو۔

اس نے اوپر دیکھا' تو بولا: سونے کے شہر ہیں! اور سونے کے محل ہیں! موتیوں سے مرصّع ہیں! یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ کس صدیق کے لیے ہیں؟ کس شہید کے لیے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کی قیمت دے (اس کے لیے)۔

وہ بولا: میرے رب' اس کی قیمت بھلا کون دے سکتا ہے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تُو دے سکتا ہے۔

اس نے پوچھا: کیسے؟

فرمایا: اپنے بھائی کو معاف کر کے۔

وہ بولا: میرے ربّ' میں نے اس کو معاف کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے' اور اسے جنت میں لے جا۔

پھر اس موقع پر آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو' اپنے درمیان صلح صفائی رکھو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح صفائی کراتا ہے (الحاکم' البیہقی)۔

انسانوں کے حقوق کی ادائیگی قیامت کے دن نیک اعمال کی کرنسی ہی سے ہو سکتی ہے۔ لیکن غلطیاں انسان ہی سے ہوتی ہیں۔ اس لیے جہاں عفوودرگزر نہ ہو' کسی کے لیے بھی نجات نہیں۔ اسی لیے عفوودرگزر کی اتنی حسین و پرکشش ترغیب دی گئی ہے۔ زمین و آسمان کی طرح وسیع جنت ان کے لیے ہے جن کے دل اتنے ہی وسیع ہوں' اور وہ انسانوں کو معاف کرنے والے ہوں۔

○

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگو' اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری عورتیں حدود سے باہر نکل پڑیں گی' تمہارے نوجوان نافرمان ہو جائیں گے' اور تم جہاد کو چھوڑ بیٹھو گے۔

صحابہؓ نے کہا' اے اللہ کے رسولؐ' کیا واقعی ایسا بھی ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' عنقریب اس سے بھی بڑھ کر ہو گا۔

صحابہؓ نے کہا' اس سے بڑھ کر کیا ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا' اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے!

صحابہؓ نے کہا' اے اللہ کے رسولؐ کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟

(پھر فرمایا)' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اس سے بھی کہیں زیادہ ہو گا۔

صحابہؓ نے کہا' اے اللہ کے رسولؐ' اس سے زیادہ اور کیا ہو گا؟

آپؐ نے فرمایا' تمہارا کیا حال ہو گا جب تم معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھنے لگو گے۔

صحابہؓ نے کہا' اے اللہ کے رسولؐ' کیا وہ دن بھی آنے والا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا' ہاں' اللہ تعالیٰ کہتا ہے' میری ذات کی قسم (جب ایسی صورت حال ہو جائے گی تو) میں ان کے لیے ایسا فتنہ برپا کر دوں گا جس میں صاحبان عقل و ہوش' حیران و ششدر رہ جائیں گے (ابن ابی الدنیا)۔

بگاڑ کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔ عورت ایمان و عمل کے تحفظ کی آخری پناہ گاہ ہے۔ نوجوان اس کا مستقبل۔ ماضی سے مستقبل کا سفر انھی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بگاڑ کی آخری حد یہ ہے کہ معروف اور منکر کی تمیز اٹھ جائے' بلکہ لوگ معروف سے روکنے لگیں اور منکر کی ترغیب دینے لگیں۔ پھر انجام ایسے فتنے ہیں کہ عقل کام نہ کرے' کیسے بچا جائے' ایسے مسائل ہیں کہ حل نہ ہوں' ایسی پریشانیاں ہیں کہ دُور نہ ہوں۔

(مرتبہ : خ - م)

ہماری مطبوعات میں ایک خوبصورت اضافہ
اِسلامی نظام
فریضہ ضرورت
ڈاکٹر یوسف القرضاوی
○علمی اور تحقیقی انداز ○مؤثر اور مُدلّل تحریر ○جدید ذہن کے شکوک و شبہات کا مکمل جواب
کمپیوٹر کمپوزنگ ـــ سفید کاغذ ـــ قیمت ۶۰ روپے
البدر پبلی کیشنز ، اُردُو بازار ، لاہور ۵۴۰۰۰